۲۷ رمضان ۱۳۴۹ھ — سال اشاعت ۱۳۵۱ھ — تعداد طبع ۳۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مولوی حافظ محمد صدیق صاحب نواب عماد جنگ مرحوم خانگی اساتذہ سے تعلیم پانے کے بعد سرکاری مدرسہ (دارالعلوم) میں داخل ہوئے چنانچہ سرکاری مشتہرہ فہرست اسمائے کامیابان دارالعلوم میں آپ کا اسم گرامی زیب رقم ہے اس کے بعد مولوی محمد زماں خاں صاحب شہید سے علم حدیث آپ نے حاصل کیا اور دوسرے علماء سے فقہ کی تکمیل کی۔

تعلیم ختم ہونے کے بعد بصیغہ ملازمت عدالتِ خاص (معتمدی عدالت سرکار) میں مامور ہوئے۔ جہاں نواب سر سالار جنگ اعظم کی قلمی تجاویز اور تحریرات دیکھنے کا اچھا موقع آپ کو حاصل تھا۔ اسی وجہ سے نواب عماد جنگ کو نواب سر سالار جنگ اعظم کے خیالات اور منشاء سے خوب واقفیت تھی آپ سرکاری کام اس عمدگی سے انجام دیتے تھے کہ جس کو نواب صاحب پسندیدہ نظروں سے دیکھتے اور اظہار خوشنودی فرماتے تھے

یہی اسباب تھے کہ آپ عدالت دیوانی خرد (عدالت دیوانی بلدہ) کے ناظم مقرر کئے گئے من بعد جمادی الاخری ۱۲۸۶ھ میں بہ ترقی عہدہ ناظم عدالت دیوانی بزرگ ہوئے وہاں سے عدالت العالیہ کی رکنیت پر تقرر ہوا اور بالآخر نواب سالار جنگ مرحوم نے آپ کو منصرم میر مجلس مقرر فرمادیا۔ نواب صاحب مرحوم کے بعد مدارالمہام بہادر وقت نے ۱۲۹۳ف میں میر مجلسی پر مستقلانہ مامور کیا۔ ۱۲۔دے ۱۲۹۹ف کے حکم کے رو سے آپ کا اضافہ (حماء) کا ہوا اس کے بعد آپ معتمد عدالت سرکار ہو گئے۔ معتمدی پر نواب فتح نواز جنگ کا تقرر ہونے سے آپ میر مجلسی پر واپس آگئے اور سالانہ رپورٹ ہائیکورٹ کی بزبان اردو و انگریزی مرتب کر کے سرکار میں آپ نے پیش کی وہ رپورٹ اس قدر عمدہ اصول پر مرتب ہوئی تھی کہ نواب مدارالمہام سرکار عالی نے نواب عماد جنگ کو عمدگی رپورٹ پر مبارک باد دی اور لکھا کہ ایسی عمدہ رپورٹ سرکار کے ملاحظہ میں کبھی پیش نہیں ہوی تھی۔

اس کے بعد آپ پھر معتمدی پر واپس ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ سررشتہ مال میں صوبہ داری گلبرگہ پر منتقل ہوے۔

باوصفیکہ آپ نے کبھی مال کا کام نہیں کیا تھا لیکن صوبہ داری کا کام

اس عمدگی سے انجام دیا کہ آپ کی کارروائی سرکار کے پاس قابل تحسین قرار پائی اس کے بعد پھر معتمدی عدالت پر واپسی عمل میں آئی جب مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس کو نواب عماد جنگ کی واپسی کی اطلاع ملی تو مولوی صاحب نے خدا کا شکر ادا کیا اور قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا نواب عماد جنگ کے واپس آنے کے بعد وہ سلسلہ نزاعات منقطع ہوگیا جو مابین مولوی محمد زماں خاں و نواب اکبر جنگ کے عرصہ سے چل رہا تھا۔ وہاں سے کچھ عرصہ کے لئے معتمدی فینانس پر تقرر ہوا معتمدی فینانس کا کام آپ نے اس لیاقت و قابلیت سے انجام دیا کہ خود مسٹر واکر نے جو بعد میں معتمد فینانس ہوے آپ کی رائے اور تجویزوں کو بہت پسند کیا اور وقعت کی نگاہ سے دیکھا جمادی الثانی ۱۳۰۴ھ میں نواب عماد جنگ کا خطاب آپ کو دربار خسروی سے سرفراز ہوا۔

آپ کے قوی نہایت اچھے تھے اور سرکاری کام سے آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ ابھی دس سال تک آپ کام کرسکتے تھے لیکن افسوس ہے کہ عین ایسے وقت میں جبکہ ملک کو آپ کی خدمات کی ضرورت تھی آپ نے ۱۳۱۴ف آبان

مطابق رجب ۱۳۴۲ھ کو انتقال فرمایا۔ اِنّا للہِ و اِنّا الیہِ راجعون۔
مسجد افضل گنج میں نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ ہزار ہا آدمی شریک جنازہ و
نماز تھے آپ کے انتقال سے عموماً ملازمین سرکار کو اور خصوصاً صیغہ عدالت
کے اہلکاروں اور عہدہ داروں کو دلی رنج ہوا اور سخت صدمہ پہنچا کہ ایک
واقف کار، روشن خیال، منصف مزاج عہدہ دار ہاتھ سے جاتا رہا۔
اُدھر سرکار نے بھی اظہار افسوس فرمایا کہ ایک لائق، دیانت دار قابلِ
اعتماد عہدہ دار سرکار کے طبقہ عہدہ داروں سے نکل گیا۔

چار سال تک مجھ کو نواب عماد جنگ مرحوم کے ماتحت رہنے کا شرف
حاصل ہوا ہے اس لئے مجھے اس بات کی جانچ کا موقع ملا ہے کہ نواب مرحوم
کن صفات کے عہدہ دار تھے۔ میں بلا مبالغہ عرض کرتا ہوں کہ نواب صاحب مرحوم
بڑی خوبیوں کے عہدہ دار تھے۔ قدرت نے تہذیب و شائستگی، صداقت
و راستبازی، متانت و سنجیدگی کا جوہر آپ کو عطا فرمایا تھا۔ سرکاری
کارفرمائی کی خاص قابلیت آپ میں تھی۔ نہایت روشن خیال، بیدار مغز
اور قدردانِ علم و ہنر تھے۔ آشنا پرست، خیر خواہ ملک و مالک اور اوقات کے
سخت پابند تھے۔ چونکہ ذیلی اور تفصیلی کاموں سے بھی آپ خوب واقف تھے۔

اس لئے عمال کو غلط رپورٹ پیش کرنے یا غیر صحیح واقعہ کے اظہار کی جرأت نہیں ہوتی تھی اور جب تک سررشتہ کی پوری رپورٹ مع مثل متعلقہ کے ملاحظہ نہ فرمالی جاتی کبھی کوئی تجویز صادر نہ کرتے انتظامی معاملات میں ہمیشہ آپ کی رائے موقر اور موجہ ہوتی تھی اور بغلبۂ آراء وہی رائے پاس ہوتی تھی۔

عموماً گیارہ بجے سے پانچ بجے تک کچہری میں وقت صرف کرتے تھے ایک بجے جو راحت اور حوائج ضروری کا وقت تھا اس میں بھی انتظامی ضروری کام دیکھا کرتے تھے۔ فصل خصومات بے چار بجے فرصت ملنے پر ایک گھنٹہ انتظامی کام پیش ہوتا تھا روزانہ بعد عصر چائے نوش فرمانے کے بعد دو اسپہ گاڑی میں سوار ہو کر ہوا خوری فرماتے تھے کبھی آپ کے ساتھ نواب بشیر نواز جنگ اور کبھی مولوی علی رضا خاں صاحب اور نواب اعظم یار جنگ بھی دیکھے گئے۔

مولوی سید مہدی علیخاں محسن الملک مرحوم سے آپ کو بڑی محبت تھی کسی کے ساتھ آپ کو دلی عناد و رنج نہ تھا۔ متدین و کارگزار و شرفاء کو آپ بہت پسند فرماتے تھے۔ غیر متدین کے ساتھ آپ بے التفاتی سے برتاؤ فرماتے۔ اسی برتاؤ کو دیکھ کر غیر متدین متنبہ ہو جاتے تھے یا وصف اس کے

اگر کوئی شخص راہ راست اختیار ہی نہ کرتا تو آپ اس کی علیحدگی کی فکر فرماتے تھے۔ اس زمانے میں ہم ہر طرف نظر دوڑاتے تھے تو صیغہ عدالت میں ہر طرف متدین عہدہ دار ہی نظر آتے تھے۔

سررشتہ مال بھی مولوی مشتاق حسین صاحب کی کارفرمائی کے زمانہ میں غیر متدینوں سے خالی تھا غیر متدین لوگ مولوی مشتاق حسین صاحب کے نام سے ڈرتے تھے۔ ضرورت پر نواب عماد جنگ مرحوم اہل معاملہ سے درد دکھ سننے کے لئے روزانہ صبح کو اور بعد عصر بھی ملتے اور جمعہ کو تو عام طور ملتے تھے ایسے عہدہ داروں کے لئے آنکھیں ترستی ہیں۔

منجانب سرکار جو کمیٹیاں ہوا کرتی تھیں ان میں اکثر آپ کی ضرور شرکت ہوتی تھی آپ کی رائے کی سرکار میں بڑی عزت تھی اور خود حضرت غفران مکاںؒ آپ کی رائے کی قدر فرماتے تھے۔ سرکار انگریزی کے عہدہ داروں کے پاس بھی آپ کی خاص وقعت تھی۔ غیر اوقات عدالت میں دو چپراسی سرکاری کاروبار کے لئے نواب صاحب کے گھر پر حاضر رہتے تھے۔ ان دونوں چپراسیوں کو اس کے معاوضہ میں خانگی سے تنخواہ دیا کرتے تھے اور عیدین میں وہ انعام وغیرہ سے متمتع ہوتے تھے۔

آپ کے وعدوں پر لوگوں کو بڑا اعتماد تھا۔ تقررات و ترقی کے موقع پر ہمیشہ حقوق اور سلسلہ کا لحاظ رہا کبھی نہیں دیکھا گیا کہ کوئی شخص بلا سلسلہ اور بلا کسی حق کے ترقی کر گیا ہو۔ ہر شخص کو اطمینان تھا کہ سلسلہ سے اور عند الموقع وہ ضرور ترقی پائیگا۔ ہر ملازم کی لیاقت و چال چلن سے آپ کو واقفیت تامہ حاصل تھی۔

واقعات ہمدردی و قدردانی

ف۔۔۔ ا ۔۔۔ میں مجلس عالیہ عدالت کے سررشتہ انتظامی کا ایک صیغہ دار تھا روزانہ اپنے صیغہ کے کاغذات نواب عماد جنگ مرحوم کی پیشی میں پیش کرتا تھا۔ ایک زمانہ کا واقعہ ہے کہ اس وقت میری طبیعت علیل تھی لیکن میں علالت ظاہر نہیں کرتا تھا۔

کام پیش کرتے وقت دو تین دفعہ مجھے کھانسی آئی اور میں بے ساختہ کھانسا۔ تو نواب صاحب نے ارشاد فرمایا کہ جوان آدمی کی کھانسی بری چیز ہے علاج کیجئے۔

اس کے دو چار دن کو ایک دفعہ اجلاس پر پھر کھانسی آئی تب تو نواب صاحب سے رہا نہ گیا۔ ارشاد ہوا کہ کھانسی بری چیز ہے علاج کیجئے

میں نے عرض کیا کہ علاج جاری ہے لیکن معالج کی رائے ہے کہ تبدیل مقام کر کے بمبئی کی ہوا کھانا زیادہ مفید ہوگا لیکن سرکاری کام کی خرابی کے اندیشے سے رخصت نہیں ملتی ہے ارشاد ہوا کہ رخصت کے دینے سے کس نے انکار کیا عرض کیا کہ سررشتہ دار صاحب متعلقہ کو عذر ہے۔ فرمایا رخصت کی درخواست میرے پاس پیش کیجئے ہر حال میں صحت مقدم ہے۔ میں نے دو مہینے کی رخصت بیماری کی درخواست پیش کی۔ نواب صاحب نے سررشتہ سے کیفیت دریافت فرمائی کہ کیا درخواست گزار کو رخصت خاص کا حق نہیں ہے رپورٹ پیش ہوئی کہ درخواست گزار نے آج تک کسی قسم کی رخصت حاصل نہیں کی اس لئے تین مہینے کی رخصت خاص کا حق ہے۔ غرض دو مہینے کی رخصت خاص منظور فرما کر پیشگی تنخواہ دلادی گئی اور حسب رائے طبیب معالج فوراً بمبئی جانے کا حکم ہوا اس لئے کہ طبیب صاحب نے سل یا دق کا اندیشہ بتایا تھا غرض میں بمبئی گیا اور وہاں قیام کیا۔ بمبئی سے پونا ہوتا ہوا ختم مدت پر واپس آگیا اور سلام عرض کیا ارشاد ہوا کہ اب آپ کی صحت اچھی معلوم ہوتی ہے شکریہ کا سلام کیا (ناظرین بتائیں کہ اب کوئی ایسا شفیق حاکم ہے)۔

ف ۲ میرے والد کو عدالت کے عہدہ کی تنخواہ کے سوائے دو سو روپیہ

منصب بھی ملا کرتا تھا۔ بعض عہدہ داروں کی غلط فہمی سے منصب کی تنخواہ مسدود کر دی گئی۔ والد پریشان تھے اس عرصہ میں اُن کا انتقال ہو گیا نواب عماد جنگ نے مجھ سے درخواست لیکر سرکاری طور پر مجلس سے بذریعہ ہوم سکرٹری معتمد صاحب فوج کی توجہ دلائی۔ جہاں سے تنخواہ مسدود ہوئی تھی۔ اور فرمایا کہ اسپر کام نہ نکلے تو میں خود نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی سے بالمشافہ عرض کروں گا۔

۳ ۱۲۹۹ھ میں نواب عماد جنگ اول مرحوم نے مجلس عالیہ عدالت میں مجھے کار آموز بنایا تھا تاکہ دفتری کاموں سے واقفیت تامہ حاصل کروں چنانچہ میں مجلس میں حاضر رہ کر کام کرتا رہا۔ اس عرصہ میں نواب عماد جنگ میر مجلسی سے معتمد عدالت سرکار ہو گئے اور میر مجلسی پر نواب فتح نواز جنگ مامور کئے گئے۔ مجلس میں ایک جگہ خالی ہوئی تو نواب فتح نواز جنگ نے مجھے مامور فرما دیا اور بالفاظ ذیل سرکار میں سفارش فرمائی اور منظوری چاہی۔

"مولوی محمد شمس الدین جو اس ملک کے ہیں اور ایک مدت سے منصرمی کر رہے اور قابل شخص ہیں اجازت ہو تو ان کو

(سے) روپیہ کی جگہ دیجاتی ہے"۔

(تخفیف یا فوتوں کی وجہ سے نئے تقرر کے لئے سرکار کی منظوری مشروط تھی) نواب عماد جنگ کو میرا عملہ میں شریک ہونا سخت ناگوار گزرا لیکن بلحاظ سفارش مجلس کے تقرر منظور فرماکر ذریعہ مراسلہ دفتر سرکار نشان (۵۸) واقع ۲۰ صفر ۱۳۱۵ھ حسب ذیل ہدایتی حکم بھی صادر کیا:-

"مولوی محمد شمس الدین صاحب یہاں کے قدیم معززین سے ہیں۔ زیادہ مناسب یہ ہوتا کہ وہ کسی عہدہ کے خالی ہونے تک توقف کرتے۔ لیکن چونکہ وہ تیس روپیہ کی جائے پر بالفعل راضی ہوگئے ہیں اس لئے حسب درخواست مجلس کے ان کا تقرر بطور خاص منظور کیا جاتا ہے ان کو اس کی اطلاع دیجائے اور فہمایش ہو کہ جلد تر اپنے کو کسی عہدہ کے لائق بنادیں تا سرکار سے بلحاظ ان کے حقوق آبائی کے کوئی مناسب تجویز کی جائے"۔

۴ میرے والد نواب سر سالار جنگ اعظم کے حکم سے عدالت کروڑگیری کے ناظم تھے نواب صاحب کے بعد یہ دفتر تخفیف کردیا گیا لیکن

کسی جائداد کے خالی ہونے تک نواب عماد السلطنت کے حکم سے میرے والد کو پوری تنخواہ عہدہ کی ملتی رہی اس اثناء میں میرے والد کا انتقال ہو گیا انتقال کے وقت والد کسی عہدہ پر مامور نہ تھے کہ ان کے سلسلہ میں مجھے جگہ ملتی اس لئے نواب عماد جنگ نے میر مجلسی کی حیثیت سے سرکار میں میرے لئے جو سفارش ذریعہ مراسلہ نشان ۴۲ ۱۸۱ واقع یکم فروری ۱۳۰۱ف فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے اس سے اندازہ ہوگا کہ مرحوم کی میرے پر کس درجہ عنایت تھی۔

"نقل درخواست مولوی شمس الدین صاحب مرسل اور لکھا جاتا ہے کہ درخواست گزار مولوی حمید الدین صاحب کے فرزند اور مولوی محمد فضل اللہ صاحب مرحوم سابق میر مجلس مجلس عالیہ عدالت کے پوتے ہیں۔ بوجہ ان کے والد کے انتقال کے درخواست پیش ہوئی ہے کہ ان کو عدالتی عہدہ دیا جائے اس لئے لکھا جاتا ہے کہ فی الواقع درخواست گزار مستحق ہیں اور عمدہ لیاقت رکھتے ہیں اور بہت ہی محنتی اور متدین اور نوجوان ہیں اور چونکہ ان کے بزرگوں نے اس ریاست میں

اعلیٰ خدمات عدالتی پر بہت نیکنامی اور دیانت و خیرخواہی سے
بسر کی ہے اور خود بھی مولوی شمس الدین صاحب میں ہر طرح سے
کام کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس لئے جو جگہ آئندہ منصفی کی
خالی ہوگی وہ مولوی شمس الدین صاحب کو دیجائے گی اس
خیال سے کہ آئندہ دقت نہو اسی وقت منظوری چاہی جاتی ہے،
سرکار سے منظوری حاصل کرکے اطلاع دیجائے"۔

وہاں سے ذریعہ مراسلہ نشان (۵۰۴) واقع ۱۳ اردی بہشت ۱۳۰۱ف
جواب آیا کہ مجلس کی سفارش منظور ہے۔

ف مولوی محمد اکبر صاحب مرحوم (والد نواب اظہر جنگ مرحوم)
محکمہ تصفیہ قضایا، عرب کے نائب ناظم تھے منصب کے علاوہ ماہانہ ۱۲
تنخواہ ملتی تھی۔ نواب سر سالار جنگ اعظم کے بعد یہ محکمہ تخفیف کردیا گیا۔
اور مولوی محمد اکبر صاحب تخفیف یافتوں میں شامل ہوگئے اس زمانہ میں
تخفیف یافتوں کے تقرر کا کام مولوی مشتاق حسین صاحب سے متعلق تھا
اس اثناء میں صدر ٹپہ خانہ کی سررشتہ داری مواجبی ماہانہ خالی ہوئی تو
مولوی مشتاق حسین صاحب نے مولوی محمد اکبر صاحب کا تقرر فرمادیا لطائف

اس میں دو فائدے سمجھے سب کی ترقی اور بلدہ کا قیام ۔ مولوی محمد اکبر صاحب نواب عماد جنگ سے ملنے گئے۔ نواب صاحب نے کہا کہ کیا ابھی آپ کیلئے کوئی جگہ نہیں نکلی مولوی صاحب نے تقرر کی کیفیت عرض کی ۔ نواب عماد جنگ نے براہ تعجب پوچھا کہ کیا آپ سررشتہ داری پر رضامند ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایسے موقع پر میرا انکار کرنا کیا کام دیگا نواب صاحب نے فرمایا کہ آپ عہدہ سے تخفیف میں آئے ہیں سررشتہ داری عملہ میں داخل ہے اس لئے آپ کو انکار کا حق ہے لیکن مولوی صاحب نے انکار خلاف ادب سمجھا۔ یہ حالت دیکھ کر نواب عماد جنگ نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ پرسوں آپ ضرور مجھ سے ملیں ۔ اس کے تیسرے دن مولوی محمد اکبر صاحب نواب عماد جنگ کے ملنے سے پہلے مولوی مشتاق حسین صاحب کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہاں مجمع عظیم ہے ۔ ایک جانب یہ بھی بیٹھ گئے ۔ مولوی مشتاق حسین صاحب نے یکے بعد دیگرے سب کو رخصت کیا اور مولوی محمد اکبر صاحب کو اپنے قریب بُلایا اور معافی چاہی اور فرمایا کہ آپ کا نام سررشتہ داری پر غلطی سے لکھا گیا۔ جب کوئی عہدہ خالی ہوگا تب آپ کا تقرر کیا جائیگا میں نواب عماد جنگ کا شکر گزار ہوں کہ

انھوں نے مجھے غلطی سے آگاہ کیا۔ غرض کچھ ہی عرصہ کے بعد نواب عماد جنگ نے مولوی محمد اکبر صاحب کو خلد آباد پر منصفی درجۂ اول عطا کی۔

اس حکم کے پہنچنے پر ناظم صوبہ اورنگ آباد مولوی محی الدین خاں صاحب نے نواب عماد جنگ کو لکھا کہ مولوی محمد برہان الدین خاں صاحب منصف حال کی موجودگی میں درجہ اول پر مولوی محمد اکبر صاحب کا تقرر صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کا صوبہ اورنگ آباد میں کوئی حق نہیں ہے نواب عماد جنگ نے جواب دیا کہ گو آپ کے خیال کے موافق صوبہ اورنگ آباد میں مولوی محمد اکبر صاحب کا حق نہ ہو لیکن سرکار پر ان کا بڑا حق ہے مولوی برہان الدین کا مجلس کو خود خیال ہے آئندہ ان کا لحاظ کیا جائے گا۔

ف ۶ مولوی محمد اکبر صاحب کو محکمہ کی تنخواہ کے علاوہ منصب کی ماہوار بھی ملتی تھی اور وضعات کا عمل نہیں ہوتا تھا ایک مدت کے بعد یہ بحث پیدا ہوئی کہ بلا وضعات کا عمل بغیر کسی صاف صریح حکم کے جائز نہیں ہے لہٰذا مولوی صاحب کے ذمہ تیرہ سو روپیہ برآمد ہوئے اور حکم ہوا کہ باقساط وصول ہو۔ مولوی محمد اکبر صاحب سخت پریشان ہوئے اور خوش تقدیری سے اسی اثناء میں فینانس کی معتمدی پر نواب عماد جنگ پہنچے

ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش ہوا۔ نواب صاحب نے مولوی صاحب کو مطمئن فرمایا اور مولوی محمد فتح اللہ صاحب کو جو ان کے بھائی ہیں فرمایا کہ مولوی صاحب کا تقرر محکمہ عرب میں جس سال ہوا ہے اس سال کے کاغذات برآمد کئے جائیں۔ غالباً مدار المہام سرکار عالی کا کوئی حکم ہوگا اس کے دیکھنے کے بعد تصفیہ ہو سکتا ہے الغرض وہ کاغذات برآمد ہوئے اسمیں نواب سرسالار جنگ اعظم کا حکم نکلا جس کا منشاء یہ تھا کہ منصب کی ماہوار کے علاوہ محکمہ کی تنخواہ ملا کرے۔ بس اس حکم کے دیکھنے کے بعد وضعات کا عمل موقوف اور جو روپیہ وصول کیا گیا تھا وہ واپس دیدیا گیا۔ مولوی محمد اکبر صاحب ضلع پر متعین تھے مولوی محمد فتح اللہ صاحب حسب عادت جمعہ کو سلام کے لئے گئے تھے۔ نواب صاحب نے ان کو دیکھتے ہی فرمایا کہ مولوی صاحب کو میری طرف سے بعد سلام کے لکھدیجئے کہ آپ کی تنخواہ کا مسئلہ سرکار نے طے فرما دیا۔ مولوی محمد فتح اللہ صاحب نے شکریہ کا سلام کیا۔

ف۔ مولوی خواجہ محمد کریم الدین خان صاحب صدر مددگار سمت شمالی، غربی وظیفہ پر ہٹائے گئے وہ احکام ملتے نہ تھے جس سے ملازمت کا تسلسل باقی رہے (اس زمانہ میں کارنامہ مرتب رکھنے کا رواج نہ تھا) ایک روز

نواب صاحب نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ان کی ابتدائی ملازمت فلاں سال کی ہوگی لہذا مرافعہ تعلقات کے دفتر کے قدیم کاغذات برآمد کئے جائیں اور محمد اسحاق قدیم دفتری سے مدد لیجائے میں حسب الحکم اور مطابق ارشاد ونشاندہی نواب صاحب کے محمد اسحاق سے کاغذات برآمد کرنے کے لئے کہا۔ انھوں نے تلاش کرکے دو چار روز میں لبستہ ہی نکال لایا جس سے مقصود حاصل ہوگیا اور وظیفہ کی کارروائی جاری اور خواجہ صاحب کی پریشانی رفع ہوگئی۔

نواب عماد جنگ کے معلومات ایسے وسیع تھے کہ وہ کسی عملہ یا عہدہ دار کے کبھی محتاج نہیں رہے۔ آپ کی نشاندہی سے ہائیکورٹ کے متصل وہ سرکاری مکان ہائیکورٹ کو مل گیا۔ جس پر عرصہ سے نواب معتمد الدولہ مرحوم کے ورثا قابض تھے آپ کا خط نہایت پاکیزہ اور عمدہ تھا اور حقیقت میں نہ صرف آپ خوشنویس تھے بلکہ سارا خاندان خوش قلم اور خوش تحریر ہے۔

نواب عماد جنگ مرحوم کو صرف ایک فرزند ابو الحامد رضی الدین احمد تھے جن کو بعد میں باپ کا خطاب عماد جنگ ملا۔ اگرچہ ابو الحامد صاحب صیغہ عدالت ہی میں مامور و متعین تھے لیکن اعلیحضرت نے کوتوالی بلدہ پر

ان کو مامور فرمایا۔ کوتوالی کی خدمت آپ نے اس عمدگی سے انجام دی کہ
پولس کے لیے اپنے کو موزوں ثابت کردیا۔ اگرچہ آپ نوجوان تھے لیکن ہمیشہ
کھیل کود گانے بجانے سے سخت متنفر تھے اسی وجہ سے آپ کے عہد کوتوالی
میں ناٹک، سینما حدود سرکار عالی میں لانے سے لوگ ڈرتے تھے۔ فحش پیشہ بدمعاش
مفسدین پر سخت نگرانی رہتی تھی۔ چار مینار کے قرب وجوار سے طوائف ہٹا دئے
گئے۔ نواب عماد جنگ مرحوم اول زمانہ کی رفتار سے واقف تھے اس لیے
اپنے خاندان کے نوعمر لڑکوں کی تعلیم کی آپ کو مثل اپنے بڑے بھائی نواب
رفعت یار جنگ مرحوم کے بے حد فکر رہتی تھی۔ دونوں کا یہ خیال تھا کہ زمانہ
ضروریات کے لحاظ سے تعلیم ہونی چاہیئے یہ اس زمانہ کی بات ہے جبکہ
انگریزی تعلیم داخل معصیت سمجھی جاتی تھی۔ غرض آپ نے اپنے بڑے بھائی
نواب رفعت یار جنگ اول کے ساتھ شریک رہ کر ہمیشہ تعلیمی ترقی تعلیم کے
کاموں میں حصہ لیتے رہے اور اپنے بھنوئی مولوی حافظ محمد عبداللہ صاحب مرحوم
کو بھی ایسے مشوروں میں شریک رکھا اپنے برادر زادوں مولوی فصیح الدین احمد
صاحب (نواب رفعت یار جنگ حال) مولوی نظام الدین احمد صاحب
(نواب نظامت جنگ بہادر) اور اپنے ہمشیرہ زادوں مولوی مصلح الدین صاحب

(نواب حاکم الدولہ) و مولوی محمد جلال الدین صاحب (نواب سعد جنگ مرحوم) کی تعلیم کا سلسلہ اچھے اصول پر قایم کیا اور جب مذہبی اور اخلاقی حالت درست ہوگئی تو مدرسۂ اعزہ اور نظام کالج میں تعلیم دلائی اور جب آپ صاحبوں نے ابتدائی مدارج تعلیم ختم کئے تو ولایت بھیجنے کی فکر کی گئی اور بالآخر آپ لوگ ولایت روانہ فرمائے گئے۔

وہاں آپ صاحبوں نے محنت و لیاقت و چال و چلن سے ہندوستان کا نام نکالا اور تعریف کے ساتھ کامیاب ہوکر آ گئے۔ نواب رفعت یار جنگ مرحوم اور نواب عماد جنگ نے نہ صرف اپنے عزیزوں کی حد تک تعلیم کی فکر فرمائی بلکہ دن رات ملک کے نوجوان اور خاندانی اصحاب کی تعلیم کے خیال میں رہے اسی کا اثر تھا کہ نواب لشکر جنگ مرحوم اور نواب زین العابدین خاں صاحب مرحوم حاکم گیر دار اور رائے روپ لال صاحب و ہری لال صاحب معززین نے بھی محنت کر کے امتحانات پاس کئے اور خدمات پر مامور ہو گئے۔

نواب عماد جنگ نے اپنی سکونت کے لیے توپ کے سانچہ کے محلہ میں ایک مرتفع مقام پر خوش نما بنگلہ اُس وقت بنوایا جبکہ عام طور پر لوگ اندرون شہر ہی رہنا چاہتے تھے۔ غیر آباد اور بیرون شہر رہنا ناپسند خاطر تھا۔ جس زمانہ میں سواری کیلیے میانہ یا گھوڑا ہی تھا بگی یا موٹر کا وجود ہی نہ تھا اُس وقت آپ کی سواری کیلیے

نہایت سبک عمدہ پالش کا خوشنما اور خوش وضع میانہ تھا اس کے بعد ہمیشہ عمدہ گاڑی گھوڑے
آپ کی سواری میں رہتے تھے۔

نواب عماد جنگ مرحوم کے جو صفات بیان کئے گئے وہ سب اوصاف آپ کے
بڑے بھائی مولوی شیخ احمد حسین صاحب المخاطب بہ نواب رفعت یار جنگ مرحوم میں بھی
موجود تھے بلکہ مزید اوصاف آپ کے یہ تھے کہ آپ نہایت ذی مروت تھے اور باوصف
قدرت کے قصور واروں کی خطا معاف فرماتے تھے (حال نواب رفعت یار جنگ میں
یہ صفت بدرجہ اتم ہے) علم میں آپ کا پلہ بھاری تھا اس لئے کہ آپ نے دار العلوم
میں آٹھ سال تک تعلیم پائی تھی جہاں علماء کا مجمع تھا۔

آپ بھی ابتداءً عدالت خاص (معتمدی عدالت) میں مامور ہوئے نواب سر
سالار جنگ اعظم نے آپ کو سررشتۂ مال کے لئے منتخب فرمالیا اسی وجہ سے معتمد صدر المہام
صاحب مال کے آپ مددگار بنائے گئے وہاں سے آپ اطراف بلدہ کے اول تعلقدار
اور اس کے بعد رائچور کے اول تعلقدار جہاں ۱۸۷۵ء کے قحط میں آپ کے انتظامات ایسے عمدہ
اور پسندیدہ ثابت ہوئے کہ نواب مختار الملک مرحوم اول نے بطور خاص انکی تعریف کی پھر کشنر انعام
کی خدمت پر پہنچے اور عرصہ تک اسپر کارگزار رہے بالآخر صوبہ داری گلبرگہ اور اس کے بعد
صوبہ داری ورنگل پر آپ کا تقرر ہوا اسی زمانہ ۱۳۰۶ف میں آپ کا انتقال ہوا۔

مجھ کو ایک سال تک جناب ممدوح کے ماتحت رہنے کا شرف حاصل ہوا ایسی ہستیوں کے لیے آنکھیں ترستی ہیں مگر نظر نہیں آتیں عہدہ یا عہدہ دار کو جس چیز سے عزت ہو سکتی ہو اس کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

(۱) لیاقت علمی (۲) دیانت و صداقت (۳) خوش اخلاقی (۴) قوت انتظامی (۵) وسعت معلومات

ہر عہدہ دار کے تقرر کے وقت نواب سر سالار جنگ مرحوم کی نظر امور مندرجہ بالا پر پڑھتی تھی شعبان ۱۲۹۵ھ میں نواب صاحب نے میر محلوں کا جو تقرر فرمایا تھا اس میں ہدایت تھی کہ میر محلہ دیانت دار ہو اور رعایا سے حد درجہ لینت و خوش خلقی و تواضع و نرم زبانی و تقریر شیریں کو کام میں لاتا ہو۔ نواب رفعت یار جنگ اول نواب عماد جنگ اول میں یہ سب صفات موجود تھے نواب رفعت یار جنگ بہادر کے صاحبزادے حسب ذیل ہیں۔

(۱) نواب رفعت یار جنگ بہادر ثانی وظیفہ یاب صوبہ دار (۲) نواب نظامت جنگ بہادر وظیفہ یاب صدر المہام سیاسیات

(۳) مولوی ریاض الدین احمد صاحب مددگار تعلقدار (۴) مولوی فتیح الدین احمد صاحب طبیب سرکاری

(۵) مولوی عظیم الدین احمد صاحب نائب ناظم کروڑگیری ملک سرکار عالی

سب صاحبزادے پدری اصول پر دیانت و لیاقت کے ساتھ محتاط زندگی رکھتے ہیں۔